www.KitaboSunnat.com

پانچویں فصل

پانچویں دلیل استحسان

۲۰۶۔ استحسان کی تعریف:

لغوی طور پر چیز کے اچھا اعتبار کرنے کو استحسان کہتے ہیں اور اس کا استعمال اس چیز پر بھی کیا جاتا ہے انسان جس کی خواہش کرے اور اس کی طرف مائل ہو، اگرچہ غیر کے نزدیک وہ بُری قرار پائے۔

اصطلاح میں اس کی بہت ساری تعریفیں کی جاتی ہیں۔ [1] ان میں سے بزدوی کی تعریف یہ ہے کہ: استحسان: قیاس کے تقاضے سے زیادہ قوت والے قیاس کی طرف پھر جانا یا قیاس کو اس سے زیادہ قوی دلیل کی وجہ سے محدود کرنا۔

فقیہ حلوانی حنفی کہتے ہیں: استحسان قیاس کو اس سے زیادہ قوی دلیل، وہ کتاب سے ہو، یا سنت سے ہو، یا اجماع سے ہو کی وجہ سے چھوڑ دینا۔

امام کرخی حنفی نے ان الفاظ میں تعریف کی: استحسان: یہ ہے کہ انسان کا اِس کے خلاف ہو جانا کہ وہ مسئلہ میں وہی حکم لگائے جو حکم وہ اس مسئلہ کی نظیروں میں لگا چکا ہے، کسی ایسی وجہ کی بنا پر جو پہلے حکم سے پھر جانے کا تقاضا کرتی ہو۔

ابن العربی مالکی رحمہ اللہ نے یہ تعریف کی ہے کہ استحسان: دلیل کے تقاضے کے چھوڑنے کو علیحدہ کرنے یا رخصت دینے کے طریق سے ترجیح دینا کسی ایسی چیز کی وجہ سے جو دلیل کے بعض تقاضوں کی مخالفت کرتی ہو۔

اور بعض حنابلہ نے ان الفاظ میں اس کی تعریف کی ہے استحسان: مسئلہ کی نظیروں کا حکم اس مسئلہ میں لگانے سے کسی خاص شرعی دلیل کی وجہ سے پھر جانا۔

---

[1] روضة الناظر وجنة المناظر: ١/ ٤٠٧ ومابعدها۔ الآمدی: ٤/ ٢٠٩ ومابعدها۔ كشف الاسرار: ٤/ ١١٣٢.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۷۔ ان تعریفوں کے مجموعہ سے حاصل شدہ مفید بات یہ ہے کہ استحسان سے مقصود یہ ہے کہ قیاس جلی (ظاہر) سے قیاس خفی (پوشیدہ) کا منتقل ہو جانا یا کلی اصل سے جزئی مسئلہ کو علیحدہ کر دینا کسی ایسی دلیل کی وجہ سے جس پر مجتہد کا دل مطمئن ہو اور وہ اس علیحدہ کرنے کا۔ یا اس منتقل ہونے کا تقاضا کرتی ہو۔

چنانچہ جب مجتہد پر ایسا مسئلہ پیش کیا جائے کہ جس میں دو قیاسوں کا تصادم ہو، پہلا قیاس واضح اور ظاہر ہو، ایک مخصوص حکم کا تقاضا کرتا ہو، اور دوسرا قیاس پوشیدہ ہو، وہ ایک اور حکم کا تقاضا کرتا ہے، اور مجتہد کے دل میں وہ دلیل موجود ہو جو دوسرے قیاس کو پہلے قیاس پر ترجیح کا تقاضا کرتی ہو، یا ظاہری قیاس کے تقاضے سے پوشیدہ قیاس کے تقاضے کی طرف منتقل ہونے کا تقاضا کرتی ہو، تو یہ انتقال یا وہ ترجیح استحسان کہلاتا ہے۔ [1]

جو دلیل اس انتقال کا تقاضا کرتی ہے، اس کا نام وجہ استحسان رکھا جاتا ہے، یعنی اس کی سند جواز اور استحسان سے ثابت ہونے والے حکم کو حکم مستحسن کہتے ہیں، یعنی قیاس جلی کے برخلاف ثابت ہونے والا۔

اسی طرح سے جب مجتہد پر ایسا مسئلہ پیش کیا جائے کہ وہ مسئلہ کسی عمومی قاعدے کے تحت درج ہوتا ہو، یا کوئی کلی قاعدہ اسے اپنے اندر لیے ہوئے ہو، اور مجتہد ایسی محدود دلیل پالے کہ وہ اس جزئی (یعنی مسئلہ) کو اس کلی قاعدے سے الگ کر دینے کا تقاضا کرے اور جو حکم اس کی نظیروں کے لیے ثابت شدہ ہے، اس حکم سے ایک اور حکم کی طرف منتقل ہونے کا تقاضا کرے، اس کی وجہ وہ محدود دلیل ہو جو کہ مجتہد کے دل میں موجود ہے، تو یہ الگ کر دینے والا انتقال استحسان کہلاتا ہے، اور اس کا تقاصا کرنی والی دلیل وجہ استحسان یعنی استحسان کی سندِ جواز کہلاتی ہے، اور اس سے ثابت شدہ حکم حکم مستحسن (اچھا سمجھا گیا) کہلاتا ہے، یعنی قیاس کے برخلاف ثابت ہونے والا حکم اور اس موقع پر قیاس وہ ہے جو کہ کلی قاعدہ یا عمومی قاعدہ ہے۔

---

[1] حنفیہ بھی قیاس خفی کا جو قیاس جلی کے مقابل ہو نام استحسان رکھتے ہیں اور اس کی وجہ یہ قرار دیتے ہیں کہ وہ ظاہری قیاس سے زیادہ قوی ہے لہٰذا اس کا لینا استحسان ہوگا دیکھئے: التـــوضيـــح: ۲/ ۸۲ وكشف الاسرار: ٤/ ١١٢٣.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۲۰۸۔ مثالیں:

أ: فقہ حنفی میں مقرر شدہ ایک حکم یہ ہے کہ زرعی زمین کے لیے پانی پلانے، پانی کی گزرگاہ اور راستے جیسے فائدہ اٹھانے کی ضروریات کے حقوق خرید وفروخت کے عقد میں اگر ان پر نص (صاف الفاظ میں ذکر) نہ ہو تو یہ عقد میں داخل نہ ہوں گے، تو کیا یہ حکم بذات خود ہی زمین کے وقف کرنے کے وقت، عقد نامہ میں اس پر نص کے بغیر، ثابت ہوگا یا کہ نہیں؟ حنفیہ کہتے ہیں کہ قیاس یہ ہے کہ وہ داخل نہ ہوں اور استحسان یہ ہے کہ وہ داخل ہوں۔

اس کی وضاحت یہ ہے کہ زرعی زمین کا وقف دو قیاسوں کی طرف مائل کرتا ہے، ان میں پہلا یہ ہے کہ وقف کو تجارت پر قیاس کیا جائے دوسرا یہ ہے کہ اسے کرایہ داری پر قیاس کیا جائے اور پہلا قیاس زیادہ ظاہری ہے، وہ ذہن کی طرف سبقت کرنے والا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ چیز کو مالک کی ملکیت سے نکلوا دینا تجارت اور وقف دونوں کو جمع کرنے والا ہے، اس قیاس جلی کے تقاضے کے مطابق زمین کے وقف میں فائدہ اٹھانے کی ضروریات کے حقوق بغیر ان کے ذکر کے اور بغیر ان پر نص کے تجارت کے حکم کی اتباع میں وقف نامہ میں داخل نہ ہوں گے، جیسا کہ تجارت میں یہی حکم ہے اور دوسرا قیاس یعنی اسے کرایہ داری پر قیاس کرنا، تو اس قیاس کی بنیاد اس بات پر ہے کہ کرایہ پر دینا اور وقف دونوں عین چیز سے نفع اٹھانے کی ملکیت تو دیتے ہیں، مگر چیز کی کامل ملکیت نہیں دیتے اور یہ قیاس خفی (پوشیدہ) ہے ذہن کی طرف سبقت لے جانے والا نہیں ہے، بلکہ اس میں کچھ غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اس قیاس کے تقاضے کے مطابق زمین کے وقف میں فائدہ اٹھانے کی ضروریات کے حقوق بغیر نص کے بھی کرایہ داری کے حکم کی اتباع میں وقف نامہ میں داخل ہوں گے، جیسا کہ کرائے پر دینے میں یہی حکم ہے، تو مجتہد کا قیاس خفی کو قیاس جلی پر ترجیح (قابل عمل قرار) دینا استحسان ہے اور اس کی وجہ یعنی اس کی سند جواز: یہ ہے کہ قیاس خفی موثر ہونے کے اعتبار سے قیاس جلی سے زیادہ قوی ہے، اس لیے کہ وقف سے مقصود وقف شدہ چیز سے نفع اٹھانا ہے، نہ کہ اس چیز کا کامل مالک بنانا ہے جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں، اس بنا پر کہ جب فائدہ اٹھانے کی ضروریات کے حقوق کے بغیر نفع حاصل کرنا ممکن نہیں ہے تو اتباع کے طور پر ان حقوق کا وقف میں داخل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا لازم ٹھہرا جیسا کہ یہی حکم کرائے پر دینے میں ہے۔

ب۔ اور کلی قاعدے سے جزئی مسئلہ کو الگ کر دینے کی مثال ہے، بیوقوفی (فضول خرچی) کی وجہ سے پابندی لگے ہونے کی رفاہی امور میں وصیت کا جائز ہونا، تو استحسان کے طور پر یہ وصیت جائز ہے اور قیاس کے اعتبار سے ناجائز ہے، اور اس کا اپنی ذات پر وقف کر لینا بھی اسی طرح استحسان کے اعتبار سے جائز ہے اور قیاس کے اعتبار سے جائز نہیں ہے۔

ان دونوں مسئلوں میں موجود استحسان کی وضاحت یہ ہے کہ عمومی قاعدہ بیوقوف کے مال کی حفاظت کی خاطر تقاضا کرتا ہے کہ اس کے دیئے ہوئے عطیات صحیح نہیں، لیکن اس عمومی قاعدے سے رفاہی امور میں عطیہ کی اس کی وصیت کو الگ کر دیا گیا، کیونکہ وصیت ملکیت کا فائدہ تب دیتی ہے جب وصیت کرنے والے کی وفات ہو جائے اور وقف وصیت کی طرح ہے، سفیہ (بیوقوف) پر مال محفوظ کیا جائے گا لہٰذا اس کا الگ کیا جانا عمومی قاعدے کے مقصد پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

۲۰۹۔ استحسان کی اقسام:

استحسان: کبھی کلی قاعدے سے جزئی کا الگ کر دینا ہے، یا قیاس خفی کو قیاس جلی پر ترجیح دینا ہے جیسا کہ ہم مثالیں دے چکے ہیں اور استحسان کی یہ تقسیم اور انواع کو اس نظر سے دیکھا جائے گا کہ جس کا انتقال کیا جائے اور جس کی طرف کیا جائے۔

اور کبھی استحسان کی طرف نظر اس کے سند، یعنی دلیل یا جسے فقہی کتب میں وجہ استحسان سے تعبیر کیا جاتا ہے کی جانب سے ڈالی جاتی ہے، تو وہ ذیل کی اقسام میں تقسیم ہوتا ہے:

۲۱۰۔ پہلی قسم نص کی بنا پر استحسان:

یعنی اس کی دلیل نص ہو، شارع کا کسی جزئی (یعنی مسئلہ) میں ایسی محدود نص لانا جو کہ اس جزئی کے لیے ایسے حکم کا تقاضا کرے جو اس حکم کے خلاف ہو جو جزئی کی نظیروں (ہم مثلوں) کے لیے عمومی قواعد کے تقاضے پر ثابت ہو، تو اس نص نے جزئی کو اس حکم سے الگ کر دینا جو حکم کلی قاعدے کے تقاضے کی بنا پر جزئی کی نظیروں کے لیے ثابت شدہ ہے، سو عمومی قاعدہ اور کلی قاعدہ دونوں غیر موجود چیز کی فروخت کے بیکار ہونے کا تقاضا کرتے ہیں، لیکن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلم (تجارت کی ایک قسم) کو اس سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایسی چیز کا فروخت کرنا جو بوقت عقد (بات چیت) بیچنے والے کے پاس نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے مروی اس کی محدود نص یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس نے پیشگی قیمت دی تو وہ معلوم شدہ ناپ اور معلوم شدہ وزن میں اور معلوم شدہ مدت تک پیشگی قیمت دے۔" اس کی ایک اور مثال اختیار کی شرط لگا لینا ہے، اس لیے کہ تین دن تک اس کے جائز ہونے کی نص (فرمان) سنت میں موجود ہے، تو اختیار کی شرط کو اس کلی قاعدے سے الگ کر دیا گیا کہ طے پا جانے والے سودے لازمی قرار پائیں گے۔

۲۱۱۔ دوسری قسم اجماع کی بنا پر استحسان:

جیسے اشیاء تیار کروانے کا سودا یہ استحسان کی رو سے جائز ہے اور قیاس اسے ناجائز قرار دیتا ہے کیونکہ یہ غیر موجود چیز کا سودا ہے، اور یہ صرف عمومی قاعدے سے الگ کر دینے کے طور پہ جائز ہوا ہے اور استحسان کی وجہ اس پر بغیر کسی کے انکار کے لوگوں کا باہم لین دین جاری ہے تو اس پر اجماع ہو چکا ہے، اس کی ایک اور مثال معلوم اجرت پر حماموں میں غسل کے لیے داخل ہونا ہے، عمومی قاعدہ پانی کے استعمال کی وہ مقدار جسے داخل ہوا استعمال کرے گا کے مجہول ہونے اور اس کے حمام میں ٹھہرنے کی مدت کے مجہول ہونے کی وجہ سے اس سودے کے فاسد ہونے کا تقاضا کرتا ہے، لیکن استحسان کی بنا پر عمومی قاعدے سے اس کو الگ کر کے جائز قرار دیا کیونکہ لوگوں سے تنگی کو دور کرنے کی خاطر بغیر کسی کے انکار کے اس پر عرف جاری ہے، لہٰذا یہ اجماع ہے۔

۲۱۲ تیسری قسم عرف کی بنا پر استحسان:

جیسے اس منقول چیز کے وقف کا جائز ہونا جس کے وقف میں عرف جاری ہو، جیسے کتابیں، برتن اور ان جیسی منقولہ اشیاء، بعض فقہاء کی رائے پر، یہ وقف کے عمومی قاعدے سے الگ کی گئی ہیں، قاعدہ یہ ہے کہ وقف شدہ چیز دائمی ہو، لہٰذا یہ صرف زمین میں صحیح ہوگا، منقولہ چیز میں نہیں اور جن منقولہ اشیاء کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کا وقف صرف اس لیے جائز ہے کہ ان پر عرف جاری ہوا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۳۔ چوتھی قسم ضرورت کی بنا پر استحسان:

اس کی مثال، پیشاب کی چھینٹوں سے اور معاملات میں معمولی سی دھوکہ دہی سے درگزر کرنا، اس لیے کہ اس سے بچ جانا ممکن نہیں ہے اور اسی سے یہ بھی ہے کہ ان کنوؤں کو ان سے پانی کی ایک معین مقدار نکال کر، پاک کرنا جن میں نجاست واقع ہو جائے، ان کا استحسان ہونا ضرورت اور لوگوں سے تنگی دور کرنے کے لیے ہے۔

۲۱۴۔ پانچویں قسم مصلحت کی بنا پر استحسان:

اس کی مثال، مشترکہ مزدور کے پاس لوگوں کا جو سامان ہلاک ہو جائے اسے ان کا جرمانہ ڈالا جائے گا، بجز اس کے جب ہلاکت ایسی زبردست قوت کے ساتھ ہو کہ جس سے دفاع یا بچاؤ ممکن نہ ہو، باوجود اس کے کہ عمومی قاعدہ کا تقاضا ہے کہ اسے خلاف ورزی کرنے یا کوتاہی کرنے کے علاوہ کسی اور صورت میں جرمانہ نہ ڈالا جائے کیونکہ وہ دیانت دار ہے چونکہ پاس داریاں خرابی کا شکار ہیں، خیانت عام ہے، دینداری بھی کمزور ہے تو لوگوں کے مالوں کی حفاظت کی مصلحت کے پیش نظر استحسان سے کام لے کر بہت سارے فقہاء نے اس پر تاوان کے واجب قرار دینے کا فتویٰ دیا ہے۔

۲۱۵۔ چھٹی قسم، قیاس خفی کی بنا پر استحسان:

اس کی مثال فائدہ اٹھانے کی ضروریات پر نص کیے بغیر زرعی زمین کے وقف کرنے کی صورت میں ہم بیان کر چکے ہیں، اس کی ایک اور مثال پرندوں کے درندوں کے جوٹھے کے پاک ہونے کا حکم ہے، تو قیاس جلی، اور وہ یہ ہے کہ اسے جانوروں کے درندوں کے جوٹھے پر قیاس کرنا اس کے ناپاک ہونے کا تقاضا کرتا ہے، لیکن انہوں نے آدمی کے جوٹھے پر اس کے قیاس کو معتبر مانتے ہوئے اسے پاک قرار دیا ہے، کیونکہ وہ اپنی چونچوں سے پیتے ہیں اور وہ پاک ہڈیاں ہیں، یہ خفی قیاس ہے، تو اس کی بنا پر حکم استحسان ہوگا۔ [1]

---

[1] اور بعض نے اس کو ضرورت کی بنا پر استحسان کی مثالوں میں سے ٹھہرایا ہے اور اس کے پاس اس کا قوی سبب موجود ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۶۔استحسان کی حجیت:

بہت سارے علماء نے استحسان کو لیا ہے اور اسے احکام کی دلیلوں میں سے ایک دلیل تسلیم کیا ہے جبکہ ان میں سے بعض نے اس کا انکار کیا ہے جیسا کہ شافعیہ ہیں حتیٰ کہ امام شافعی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا: استحسان لذت پرستی ہے اور خواہش کی بات ہے۔'' اور کہا: جس نے استحسان کیا اس نے یقیناً شریعت سازی کی۔'' ❶

ظاہر بات یہ ہے کہ بعض علماء کے ہاں لفظ استحسان کے استعمال سے خواہش پر مبنی شریعت کا مطلب ابھرتا ہے تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا، اور انہوں نے اس کے قائلین کے ہاں کی اس کی حقیقت کا پتہ نہیں لگایا اور نہ وہ اس سے ان کی مراد کو جان سکے، تو انہوں نے اس کو بلا دلیل شریعت سازی گمان کر لیا اس پر بری طرح سے حملہ آور ہو گئے اور اس کے بارے میں جو کہنا تھا کہہ ڈالا، سو خواہش کی بنا پر اور بغیر دلیل کے استحسان علماء کے نزدیک بغیر کسی اختلاف کے دلیل نہیں ہے اور استحسان کی اسی قسم پر۔ بشرطیکہ اسے استحسان کے نام سے موسوم کرنا ممکن ہو۔ انکار کرنے والوں کے انکار کو لیا جائے گا، کیونکہ استحسان کے قائلین کے ہاں وہ۔ جیسا کہ ہم نے اس کی حقیقت کی پہچان کروائی ہے۔ دلیل کو دلیل پر ترجیح دینے والا ہونے سے تجاوز نہیں کرتا، اور اُس کے شایانِ شان ہی نہیں ہے کہ وہ علماء کے درمیان اختلاف کا شکار ہو، لہٰذا استحسان میں کوئی ایسی بات موجود نہیں جو جھگڑے کے لائق ہو۔ ❷

اس کے ساتھ ساتھ ہم اس بات کو ترجیح دیں گے کہ نص پر مبنی استحسان کی رو سے ثابت ہونے والے حکم کا نام نص سے ثابت ہونے والا حکم رکھا جائے، نہ کہ استحسان سے ثابت ہونے والا حکم رکھا جائے، لیکن حنفیوں نے اسے استحسان کا نام دینے کی اصطلاح قائم کی ہوئی ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

---

❶ الآمدي: ٤/ ٢٠٩.

❷ التلويح على التوضيح: ٢/ ٨١.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چھٹی فصل

چھٹی دلیل مصلحت مرسلہ

۲۱۷۔ مصلحت مرسلہ کی تعریف:

مصلحت: فائدے کا لانا اور نقصان، یعنی خرابی کا دور ہٹانا ہے۔ [1] لہٰذا اس کا ایک پہلو مثبت ہے وہ ہے فائدے کو معرض وجود میں لانا، دوسرا پہلو منفی ہے وہ ہے خرابی کو دور کرنا کبھی مصلحت کا استعمال صرف اس کے مثبت پہلو سے کیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ لفظ درء المفسدۃ (خرابی دور کرنا) ملا دیتے ہیں جیسے کہ بعض فقہاء کا قول ہے: دَفْعُ الْمُفْسِدَةِ مُقَدَّمٌ عَلٰى جَلْبِ الْمَصْلِحَةِ، (خرابی دور کرنا فائدہ لانے پر مقدم ہے)۔ [2]

۲۱۸۔ مصالح میں کچھ تو وہ ہیں جن کے معتبر ہونے کی شارع نے تصدیق کی ۔ کچھ وہ ہیں کہ جن کے کالعدم ہونے کی شارع نے تصدیق کی ہے اور کچھ وہ ہیں جن سے اس نے خاموشی اختیار کی ہے، تو پہلی قسم کو معتبر مصالح دوسری قسم کو کالعدم شدہ مصالح اور تیسری قسم کو مصالح مرسلہ کہتے ہیں:

۲۱۹۔ معتبر مصالح:

وہ ہیں جن کو شارع نے اس طرح سے معتبر تسلیم کیا ہے کہ ان کے لیے ایسے احکام مقرر کیے ہیں، جو ان تک پہنچانے والے ہیں، جیسے دین، زندگی، عقل، عزت اور مال کی حفاظت، دین کی حفاظت کے لیے شارع نے جہاد کو مقرر کیا ہے، زندگی کی حفاظت کے لیے قصاص کو، عقل کی حفاظت کے لیے شراب کی حد کو، عزت کی حفاظت کے لیے زنا اور تہمت کی حد کو اور مال کی حفاظت کے لیے چوری کی حد کو مقرر کیا ہے۔

ان معتبر مصالح کی بنیاد پر اور ان کی موجودگی اور عدم موجودگی کو ان کی علتوں سے جوڑنے کی بنیاد پر قیاس کی دلیل قائم ہے، تو ہر وہ واقعہ جس کے حکم کی شارع نے نص (صاف الفاظ

---

[1] المستصفی: ۲/ ۱۳۹.

[2] المصلحة فی التشریع الاسلامی، للاستاذ مصطفی زید: ۲۰.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں) نہیں بیان کی وہ ایسے ایک اور واقعہ کے مساوی ہو جس کے حکم کی شارع نے نص بیان کی ہے تو یہ واقعہ اس نص والے واقعہ کے حکم کو لے لے گا۔

۲۲۰۔ کالعدم شدہ مصالح:

معتبر مصالح کے پہلو بہ پہلو ایسی وہمی غیر حقیقی یا مرجوح (نا قابل عمل) مصالح بھی پائی جاتی ہیں، جنہیں شارع نے بے کار قرار دیا ہے اور ان کو اہمیت نہیں دی، وہ اس طرح سے کہ اس نے ایسے احکام مقرر کر دیئے جو ان کے معتبر نہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور یہی کالعدم مصالح ہیں۔

مصلحتوں کی اس قسم کی مثالوں میں سے ایک مثال وراثت میں عورت کو اس کے بھائی کے برابر قرار دینے کی مصلحت ہے، تو شارع نے اس کو کالعدم کر دیا ہے، دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ﴾ (النساء: ۱۱)

"اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔"

اور اس کی مثال سود کے طریقہ سے اپنے مال کو بڑھانے والے سود خور کی مصلحت ہے، تو شارع نے سود کے حرام ہونے کی نص بیان کر کے اس کو کالعدم کر دیا ہے، فرمایا:

﴿وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾ (البقرة: ۲۷۵)

"حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام۔"

لہٰذا مال بڑھانے اور زیادہ کرنے کے لیے سود کا طریقہ صحیح نہیں ہے، اس کی ایک اور مثال بزدلوں کا اپنی جانوں کو ضیاع اور ہلاکت سے بچانے کی خاطر جہاد سے پیچھے بیٹھ رہنا ہے، تو شارع نے جہاد کے احکام مقرر کر کے اس مرجوح مصلحت کو کالعدم قرار دیا اور اسی طرح سے۔

علماء کے درمیان اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ کالعدم شدہ مصالح پر احکام کی بنیاد قائم کرنا صحیح نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۱۔ مصالح مرسلہ:

معتبر اور کالعدم شدہ مصلحتوں کے پہلو بہ پہلو کچھ ایسی مصالح پائی جاتی ہیں کہ ان کے کالعدم قرار دینے پر نص بیان نہیں کی اور نہ ان کے معتبر ہونے کی نص بیان کی اہل اصول کے ہاں یہی مصالح مرسلہ ہیں، تو یہ مصلحت ہے کیونکہ نفع لاتی ہے اور نقصان دور کرتی ہے، اور مرسلہ ہے کیونکہ شارع کے معتبر تسلیم کرنے یا کالعدم قرار دینے سے آزاد ہے، تو یہ تب ایسی ہوئی کہ واقعات میں اس سے خاموشی برتی گئی ہے اور اس کے لیے ایسی نظیر (ہم مثل) نہیں ہے کہ جس کے حکم پر نص بیان کی گئی ہو، تاہم اس کو اس پر قیاس ہی کر لیں اور اس مصلحت میں ایسا وصف موجود ہے جو ایسے حکم کی شریعت سازی کے لیے مناسب ہے کہ اس حکم کی اتنی حیثیت ہے کہ وہ نفع کو ثابت کر سکے، یا خرابی کو دور کر سکے، جیسے قرآن جمع کرنے کا تقاضا کرنے والی مصلحت، انتظامی معاملات کو قلمبند کرنے کی مصلحت، کاریگروں کو تاوان ڈالنے کی مصلحت اور ایک کے بدلے میں جماعت کا قتل۔

۲۲۲۔ مصالح کی حجیت:

علماء کے درمیان اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ عبادات میں مصالح مرسلہ پر عمل نہیں کیا جائے گا، کیونکہ عبادت کے امور کا راستہ توقیف (بعض امور کے متعلق شارع کا نص بیان کرنا) ہے، اجتہاد اور رائے کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے، اس پر زیادتی دین کے اندر بدعت ہے اور بدعت سازی مذموم ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی اور گمراہی والا جہنم میں ہے۔

جہاں تک معاملات ہیں تو علماء نے اس کی حجیت میں اور اسے احکام کی دلیلوں میں سے ایک دلیل ٹھہرانے میں اختلاف کیا ہے، یہ اختلاف اصول کی کتابوں میں وسیع پیمانے پر موجود ہے، لیکن ہم اس وسعت اور کثرت کے باوجود فقہ کی کتابوں میں اس کے آثار نہیں پاتے اور وہ فقہاء کہ جن کی طرف منسوب ہے کہ وہ مصالح مرسلہ کو نہیں لیتے، ان کے ایسے اجتہادات پائے گئے ہیں، جن کی بنیاد مصلحت مرسلہ ہے، جیسا کہ ہم نے فقہ شافعیہ اور حنفیہ میں پایا ہے، بہر حال اس بات میں کوئی شک نہیں کہ علماء کے ایک فریق نے مصالح مرسلہ کی حجیت کا انکار کیا ہے اور ان میں سے ظاہر یہ بھی ہیں، سو یہ قیاس کا انکار کرتے ہیں تو ان کا مصالح مرسلہ کا انکار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا بالاولیٰ (زیادہ قریب) ہے، مصلحت مرسلہ کے انکار کے قول کی نسبت شافعیہ اور حنفیہ کی طرف بھی کی گئی ہے۔ لیکن ہم ان کی فقہوں میں ایسے اجتہادات موجود پاتے ہیں جو مصلحت کی بنیاد پر قائم ہیں، جیسا کہ ہم جلد ذکر کریں گے۔

ایک دوسرے فریق نے مصالح مرسلہ کو لیا ہے اور اسے شرعی حجت اور شریعت کا مصدر تسلیم کیا ہے، اس جہت کا اختیار کرنا سب سے زیادہ جن کے بارے میں مشہور ومعروف ہوا وہ امام مالک، پھر احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہیں۔

ان دونوں فریقوں کے درمیان بعض نے چند ایسی شرائط لگائی ہیں کہ جو انہیں ان ضروریات کے قبیل (حصہ) میں کر دیتی ہیں کہ جن کے لینے میں علماء نے اختلاف نہیں کیا، جیسا کہ غزالی ہیں، انہوں نے مصلحت کو اس شرط پر لیا ہے کہ وہ ضروری ہو، قطعی ہو اور کلی ہو۔

ذیل میں ہم مصالح کی حجیت کا انکار کرنے والوں کی دلیلوں کا اور انہیں لینے والوں کی دلیلوں کا ذکر کریں گے، پھر ہم ان دونوں آراء میں راجح رائے کا ذکر کریں گے، پھر ہم بعض ایسے مسائل کا ذکر کریں گے، جنہیں فقہاء نے مصلحت کی بنیاد پر کہا ہے۔

۲۲۳۔ منکرین کے دلائل اور ان کا تجزیہ:

أ۔ شارع حکیم نے اپنے بندوں کے لیے وہی کچھ شریعت ٹھہرایا ہے جو ان کے لیے ان کی مصالح کو عملی طور پر ثابت کرتا ہے، سو وہ کسی مصلحت سے بے خبر نہیں اور نہ کسی مصلحت کو اس نے بغیر شریعت مقرر کیے چھوڑا ہے، لہٰذا مصلحت مرسلہ کے قائل ہونے کا مطلب ہوگا کہ شارع نے بندوں کی کچھ مصالح کو چھوڑ دیا ہے اور ان کے لیے ایسے احکام کو شریعت نہیں بنایا جو ان کو ثابت کرتے ہوں۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿اَيَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَنۡ يُّتۡرَكَ سُدًى﴾ (القیامہ: ۳۶)

"کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے بیکار چھوڑ دیا جائے گا۔"

کے مخالف ہونے کی وجہ سے جائز نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ دلیل بظاہر قوی ہے لیکن غور وفکر اور بحث وتمحیص کے وقت کمزور ہے، سچی بات ہے کہ شریعت نے بندوں کی مصالح کا لحاظ کیا ہے، اور ان تک پہنچانے والے احکام کو شریعت بنایا ہے، لیکن روز جزاء تک مصالح کی تمام جزئیات کو اس نے نص کے ساتھ بیان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا، بلکہ ان میں سے صرف بعض کو نص کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس نے اپنے احکام اور اصولیات کے مجموعہ کے ذریعہ سے اس بات پر دلالت کی ہے کہ مصلحت ہی یقیناً شارع کا مقصود ہے اور احکام کے وضع کرنے کی غرض ہے اور شریعت کا یہ طریقہ۔ اور وہ ہے تمام مصالح کو نص کے ساتھ بیان نہ کرنا۔ اس کی خوبیوں میں سے ہے، نہ کہ اس کی خامیوں میں سے یہ اس کے دائمیت اور عمومیت کے قابل ہونے کے دلائل میں سے ہے، کیونکہ مصالح کی جزئیات تغیر و تبدل کا شکار رہتی ہیں اگرچہ ان کی رعایت و لحاظ کی بنیاد تبدیل نہیں ہوتی، لہٰذا نہ تو استطاعت میں ہے اور نہ ہی ضروری ہے کہ پیشگی ہی مصالح کی جزئیات کو شمار کر لیا جائے اور ان میں سے ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ محدود حکم شریعت بنا دیا جائے۔

اس بنا پر جب ایسی مصلحت پیش آ جائے جس کا محدود حکم شریعت میں نہیں آیا اور وہ شارع کے تصرفات کے اور مصلحت کا لحاظ کرنے میں اس کی اختیار کردہ جہت کے موافق ہو اور اس کے احکام میں سے کسی حکم کے مخالف نہ ہو، تو جائز ہوگا کہ ایسے حکم کو ایجاد کیا جائے جو اس مصلحت کو عملاً ثابت کرتا ہو، اور یہ شارع کے شریعت سازی کے حق پر دست درازی نہیں ہوگی اور نہ یہ خالق کے اپنی مخلوق کو بے کار چھوڑ دینے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ خود اسی نے ہی مصالح کا لحاظ کرنے اور اس کے لے لینے کی طرف ہماری راہنمائی کی ہے۔

ب۔ مصالح مرسلہ مصالح معتبرہ اور مصالح کالعدم شدہ کے درمیان گھومتی ہیں، لہٰذا ان کو مصالح معتبرہ کے ساتھ ملحق کرنا ان کے کالعدم شدہ مصالح کے ساتھ ملحق کرنے سے اولیٰ نہیں ہوگا، لہٰذا ان سے دلیل پیش کرنا بغیر ایسے اعتبار کی تصدیق کرنے والے کے جو اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ وہ معتبرہ میں سے ہے، کالعدم شدہ میں سے نہیں ہے، ممنوع ہوگا۔ (1)

یہ دلیل بھی کمزور ہے کیونکہ وہ بنیاد جس پر شریعت قائم ہے وہ ہے مصلحت کا لحاظ اور کالعدم کرنا۔ یعنی مصلحت کا۔ یہ اس عام قاعدے سے علیحدہ کرنا ہے، لہٰذا جن مصالح سے خاموشی اختیار کی گئی ہو اور ان کی صلاحیت ظاہر ہو، ان کو مصالح معتبرہ سے ملحق کرنا اولیٰ (بہتر) ہوگا ان کے کالعدم شدہ مصالح کے ساتھ ملحق کرنے سے۔

ج۔ مصالح کا لینا جاہلوں کو احکام کی شریعت سازی پر جرأت دلائے گا۔ جس سے شریعت

---

(1) اس دلیل کا ذکر آمدی نے اپنی احکام میں کیا ہے: ٤/ ٢١٦.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے احکام میں ملاوٹ واقع ہوگی اور خواہش پرست حاکموں، قاضیوں اور ان کی مانند دیگر اہل اختیار کے لیے من مرضی کا دروازہ کھل جائے گا اور وہ اپنی خواہشات کو پہلے مصلحت کا لبادہ پہنائیں گے اور انہیں دین کا رنگ دیں گے، پھر ان پر احکام کی بنیاد قائم کریں گے اس سے دین پر طعن ہوگا، اور اس پر ظالموں اور مفسدوں کی مدد کرنے کی تہمت لگے گی۔

اس اعتراض کا رد اس بات کے ذریعہ سے ممکن ہے کہ مصالح مرسلہ کا لینا اس بات کو لازمی قرار دیتا ہے کہ ان کے معتبر ہونے یا کالعدم ہونے کے بارے میں وثوق حاصل کرنے کے لیے شریعت کے دلائل پر ٹھہرا جائے اور یہ چیز اہل علم اور اہل اجتہاد کے غیر کو حاصل ہی نہیں ہے، جب جاہل جرأت کریں گے تو اہل علم ان کی جہالت کو منکشف کریں گے، جس سے لوگ ان کے شر سے بچ سکیں گے، جہاں تک مفسد حکمرانوں کی بات ہے تو مصلحت کا باب بند کر دینے سے انہیں باز نہیں رکھا جاسکتا، بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ امت اپنے شرعی فریضہ کی ادائیگی کی خاطر ان کے سامنے کھڑی ہو کر انہیں سیدھا کر دے، یا انہیں معزول کر دے۔

۲۲۴۔ مصالح مرسلہ کے قائلین کے دلائل:

ا۔ شریعت صرف اور صرف بندوں کی مصالح کو عملاً ثابت کرنے کے لیے وضع کی گئی ہے، شریعت کی نصوص (فرامین) اور اس کے مختلف احکام اس پر دلالت کرتے ہیں، سو مصلحت مرسلہ کا لینا شریعت کی طبیعت سے اور اس بنیاد سے جس پر وہ قائم ہے اور اس غرض سے متفق ہے جس کی وجہ سے وہ آئی ہے۔ یہی بات حق ہے، جس کی کئی ایک علماء نے صراحت کی ہے، شاطبی کہتے ہیں: شریعت صرف اور صرف بندوں کی مصالح کو جلد اور بدیر عملاً ثابت کرنے اور خرابیوں کو ان سے دور کرنے کے لیے وضع کی گئی ہے۔ ❶

فقیہ، دلیر، عز بن عبدالسلام کہتے ہیں: شریعت تمام کی تمام مصالح ہے، یا تو خرابیوں کو دور کرنا ہے، یا مصالح کا لانا ہے۔ ❷

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: شریعت کی بنیاد اور اساس حکمتوں اور دنیا و آخرت میں بندوں کی مصالح پر ہے، اور وہ تمام کی تمام عدل ہے اور تمام کی تمام مصالح ہے، اور تمام کی تمام حکمت

---

❶ الموافقات للشاطبي: ۲/ ۶، ۳۷.

❷ قواعد الاحکام: للعز بن عبدالسلام: ۱/ ۹.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ہر وہ مسئلہ جو عدل سے ظلم کی طرف نکل جائے اور رحمت سے اس کی ضد کی طرف اور مصلحت سے خرابی کی طرف اور حکمت سے بیکاری کی طرف، تو وہ شریعت میں سے نہیں ہے، اگر چہ وہ تاویل کے ذریعہ سے اس میں داخل کیا گیا ہو، تو شریعت اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے درمیان عدل ہے اور اپنی مخلوق کے درمیان رحمت ہے۔''

یہاں سے شریعت کی نصوص کا تتبع اور احاطہ ان علماء کی کہی ہوئی بات کے سچا ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

۲۔ لوگوں کی مصلحتیں اور ان تک ان کے رسائل وذرائع حالات اور اوقات کے مختلف ہونے سے تبدیل ہو جاتے ہیں اور پیشگی ان کا احاطہ ممکن نہیں ہے، اور نہ ہی یہ احاطہ لازمی ہے، جب تک شارع اپنی طرف سے مصلحت کے لحاظ رکھنے پر آ گاہ کر دے، تو جب ہم ان کا اعتبار نہیں کرتے سوائے ان کے جن کے اعتبار کی محدود دلیل آ جائے تو یقیناً ہم وسعت والی چیز کو تنگ کرنے والے ہوں گے اور مخلوق کی بہت ساری مصلحتوں کو فوت کر دیں گے اور یہ چیز شریعت کی عمومیت اور دائمیت سے متفق نہیں ہے، لہٰذا اس کا اختیار کرنا صحیح نہیں ہوگا۔

۳۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے، اور ان کے بعد آنے والوں کے مجتہدین اپنے اجتہادات میں مصلحت کا لحاظ کرنے اور اس پر احکام کی بنیاد قائم کرنے پر گامزن رہے، ان میں سے کسی پر انکار نہیں کیا گیا، جس سے اس قاعدے کے صحت پر مبنی ہونے، اور اس جہت کے اختیار کرنے کے تندرست ہونے پر دلالت ہوتی ہے، لہٰذا یہ اجماع ہوگا ہمارے صالح اسلاف کے مجتہدین مصالح کی بنیاد پر جن مسائل پر عمل پیرا ہوئے، ان میں سے قرآن کریم کے اوراق کو کتابی صورت میں جمع کرنا اور تمام مسلمانوں کو ایک نسخہ پر جمع کرنا اور وراثت سے بھاگنے والے کی مطلقہ کو وارث بنانا اور کاریگروں کے ہاتھوں لوگوں کا جو مال برباد ہو جائے اس کا تاوان ان کو ڈالنا، سوائے اس کے کہ بربادی جب جابر قوت کی طرف سے ہو، باوجودیکہ ان کے ہاتھ تو امانت کا ہاتھ ہیں۔ لیکن مصلحت نے اس حکم کا تقاضا کیا تاکہ وہ لوگوں کے مالوں کی حفاظت میں سستی نہ برتیں، اور اسی کے بارے امام علی فرماتے ہیں: لوگوں کی اصلاح اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں کر سکتی۔ [1] اور ایک کے بدلے جماعت کو قتل کرنا، اور سیدنا عمر بن خطاب نے

[1] استاذنا ابوزهره فی کتابه مالك: ص ۴۰۰.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے گھر کو اس وقت جلا دینے کا حکم دیا جب وہ اس میں رعایہ سے چھپ گئے، اور ان کا نصر بن حجاج کے سر کو منڈوا دینا اور اسے مدینہ سے جلا وطن کر دینا، اس لیے کہ عورتیں اس پر فریفتہ تھیں اور ان کا اپنے نمائندوں سے اس مال کا نصف حصہ سرکاری قبضہ میں لے لینا جو انہوں نے حکومت کے جاہ وجلال کے ذریعہ سے اور اختیارات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کمایا تھا اور ان کے علاوہ اس قدر انتہائی زیادہ واقعات ہیں کہ جن کے شمار اور ذکر طویل ہوگا۔ [1]

۲۲۵۔ راجح قول:

جانبین کے دلائل پیش کرنے سے ہمارے نزدیک مصالح مرسلہ کی حجیت کا اور اس پر احکام کی بنیاد قائم کرنے کا اور اسے احکام کی دلیلوں میں شمار کرنے کا قول ترجیح پاتا ہے شریعت سازی کا یہ ماخذ ہماری نظر میں ایک سرسبز وشاداب ماخذ ہے۔ یہ بدلتی ہوئی زندگی کا سامنا کرنے کے لیے ضروری احکام میں شریعت کی اصولیات اور اس کے قطعی احکام سے نکلے بغیر ہماری مدد کرے گا، لیکن اس کا سہارا لینے کی طرف ہم انفرادی کی بجائے اجتماعی طریقہ کو ترجیح دیں گے، جہاں تک بھی مجتہدین کا اجتماع ممکن ہو سکے۔

۲۲۶۔ مصلحت مرسلہ پر عمل کی شرائط:

مالکیہ نے اور وہ فقہاء میں سب سے زیادہ مصالح مرسلہ کو لینے والے ہیں ایسی شرائط ذکر کی ہیں، جن کا مصلحت مرسلہ میں ہونا ضروری ہے تاکہ ان سے دلیل قائم کی جا سکے، اور ان پر اعتماد کیا جا سکے اور وہ شرائط یہ ہیں:

پہلی موافقت: یعنی مصلحت کا شارع کے مقاصد کے موافق ہونا لہٰذا وہ اس کے اصولوں میں سے کسی اصول کے مخالف ہو بلکہ وہ مصالح کی اس قسم میں سے ہو جس کی تحصیل کا شارع نے قصد کیا ہو، یا اس قسم کے قریب ہو، اس سے اجنبی نہ ہو۔

دوسری: مصلحت کا اپنے وجود کے اعتبار سے عقل میں آنے والی ہونا، بایں طور کہ اگر اسے سلامتی کی حامل عقلوں پر پیش کیا جائے تو وہ اسے قبول کر لیں۔

تیسری: اس کا لینا ضروری حفاظت یا تنگی سے بچانے کی خاطر ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

[1] دیکھئے الطرق الحکمیة لابن القیم الجوزیہ: ص ۱۴ ومابعدھا.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ﴾ (الحج: ۷۸) ❶

''اور اس نے تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔''

یہ شرائط حقیقت میں مصلحت مرسلہ کے ایسے ضوابط ہیں جو اسے خواہش اور نفسانی میلانات کی لغزشوں سے بچاتے ہیں، لیکن ان کے ساتھ دو اور شرائط کا اضافہ مناسب ہوگا وہ یہ کہ جس مصلحت پر حکم کی شریعت سازی جنم لے رہی ہے وہ حقیقی مصلحت ہونی چاہیے، نہ کہ وہمی اور وہ مصلحت عام ہونی چاہیے، محدود نہیں یعنی حکم کا تقرر عام لوگوں کی مصلحت کے لیے کیا جائے نہ کہ خاص فرد یا خاص گروہ کے لیے۔

۲۲۷۔ مصلحت کی بنیاد پر بعض اجتہادات:

اسلامی مذاہب میں موجود مصلحت مرسلہ کی بنیاد پر قائم شدہ اجتہادات میں سے یہ ہے:

مالکیہ نے فتویٰ دیا ہے کہ غیر مجتہدین میں سے افضل کو سربراہ مقرر کرنا جائز ہے، بشرطیکہ مجتہد نہ ملے اور فضیلت والے کی موجودگی کے باوجود کم فضیلت والے کی بیعت کرنا جائز ہے، اور مالداروں پر ٹیکس عائد کرنا جائز ہے، بشرطیکہ بیت المال سرکاری خزانہ، اس قدر مال سے خالی ہو جو ملک کے ضروری خرچ واخراجات جیسے فوج کی ضروریات کو پورا کرنا، کا سامنا کرنے کے لیے لازمی ہو، یہاں تک کہ بیت المال میں مال کی فراوانی ہو جائے، یا بقدر کفایت اس میں ہو جائے۔ ❷ اور انہوں نے مصلحت کے پیش نظر زخموں میں بچوں کی ایک دوسرے کے خلاف گواہی کو جائز قرار دیا ہے، کیونکہ عادت یہ ہے کہ بچوں کے کھیل کود میں عام طور پر ان کے علاوہ کوئی اور شریک نہیں ہوتا، اگرچہ بلوغت کی شرط ان میں پوری نہیں، اور وہ گواہ کے لیے درکار استقامت کی شرطوں میں سے ہے۔ ❸ شافعیہ نے کہا ہے کہ ایسے جانوروں کا ہلاک کر دینا جن پر سوار ہو کر دشمن جنگ کر سکتا ہو اور دشمن کے درختوں کا برباد کر دینا جائز ہے، بشرطیکہ جنگی ضرورت، دشمن پر کامیابی اور ان پر غلبہ اس کا تقاضا کرے۔ ❹

حنفیہ کے نزدیک مسلمانوں کے لیے غنیمت میں حاصل کردہ سامان اور بھیڑ بکریاں جلا کر ضائع کر دینا جائز ہوگا جب وہ ان کے اٹھانے سے عاجز ہوں، تو وہ جانوروں کو ذبح کر کے

---

❶ الاعتصام: للشاطبي: ۲/ ۳۰۷ ـ ۳۱۲.

❷ مالك لاستاذنا محمد ابوزهره: ص ۴۰۲

❸ بداية المجتهد: ۲/ ۳۸۴.

❹ الاشباه والنظائر: للسيوطي: ص ۶۰ ـ ۶۱.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے گوشت کو جلا دیں اور اسی طرح سے سامان کو بھی جلا دیں تا کہ دشمن ان سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ ❶ اور ان کے نزدیک مصلحت کی بنا پر استحسان کرنا، استحسان کی اقسام میں سے ہے، اور اس پر بات ہو چکی ہے۔

احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فسادیوں کو ایسے علاقے کی طرف جلا وطن کرنے کا فتویٰ دیا ہے جہاں ان کے شر سے امن ہو۔ ❷ اور اولاد میں سے کسی کو مخصوص مصلحت کی بنا پر جیسے کہ وہ مریض ہو، یا محتاج ہو، یا کنبہ دار ہو، یا طالب علم ہو، عطیہ میں منفرد کر دینے کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ ❸ اور حنبلی فقہاء نے کہا ہے کہ صاحب اختیار کو اختیار ہے کہ وہ ذخیرہ اندوزوں کو ان کے پاس موجود سامان کو رائج قیمت پر بیچنے پر مجبور کرے جب لوگ اس کے ضرورت مند ہوں اور اس کو اختیار ہے کہ وہ ان پیشہ وروں اور کاریگروں کو رائج اجرتوں پر کام کرنے پر مجبور کرے جن پیشوں اور صفتوں کے لوگ ضرورت مند ہوں، بشرطیکہ وہ پیشہ ور اور کاریگر اپنے اعمال سرانجام دینے سے انکار کر دیں۔ ❹

اور جو پانی کو دوسرے کی زمین سے گزارنے کا محتاج ہو، زمین والے کو نقصان پہنچائے، بغیر تو اس کو اختیار ہے کہ وہ اسے گزار لے اگر چہ زمین والے پر جبر ہی کرنا پڑے، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہی بات منقول ہے اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے دو روایتوں میں سے ایک کے مطابق اسی کو لیا ہے اور حنابلہ کے ایک گروہ نے اسی کو لیا ہے اور یہی بات صحیح ہے جسے اختیار کرنا واجب ہے کیونکہ شریعت کی رو سے حق کے استعمال کرنے میں ظلم کرنا ممنوع ہے اور یہ مسئلہ اس قاعدے کی عملی تشکیل کا بعض ہے اور حنابلہ کے فتاویٰ میں سے یہ بھی ہے کہ جو کسی انسان کے گھر میں رہائش کا اس طرح سے محتاج ہو کہ اس کے علاوہ نہ پاتا ہو اور گھر میں اس کے لیے بھی اور مالک کے لیے بھی گنجائش ہو، تو بعض حنابلہ کی رائے کے مطابق رائج الوقت اجرت کے عوض اور ان میں سے بعض دیگر کی رائے کے مطابق مفت، اس پر واجب ہے کہ وہ اسے محتاج کے استعمال میں دے دے۔ ❺

---

❶ الرد علی سیر الاوزاعی: للامام ابی یوسف: ص ٣.
❷ الطرق الحکمیة، لابن القیم: ص ١٤.
❸ المغنی: ٦/ ١٠٧.
❹ الطریق الحکمیة: ص ٢٢٢، ٢٢٦. ❺ الطرق الحکمیة: ص ٢٣٩ ـ ٢٤٠.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ